بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حاجی الحرمین، حکیم الامت حافظ مولانا نورالدین، خلیفۃ المسیح الاول کے خطباتِ جمعہ، خطباتِ عیدین اور خطباتِ نکاح دردمندانہ نصائح اور علم و حکمت کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ آپ نے قادیان میں مستقل قیام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جنوری ۱۸۹۹ء سے لے کر ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ تک اور پھر مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ابتدائے جون سے ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳ تک جو خطبات ارشاد فرمائے تھے وہ اس مجموعہ میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

اس مجموعہ کے دو ایڈیشن پہلے چھپ چکے ہیں۔ آخری ایڈیشن میں ان خطبات کی کل تعداد ۱۱۸ تھی جب کہ موجودہ ایڈیشن میں ان کی تعداد ۱۴۱ ہو گئی ہے۔ ان خطبات کی تلاش اور تدوین میں خلافت لائبریری کے تعاون سے مولوی فضل کریم صاحب تبسم اور مولوی مقصود احمد صاحب قمر نے بہت محنت کی ہے۔ تاہم ان خطبات کے محفوظ کرنے کا اصل سہرا حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان اور حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کے سر ہے جنہوں نے محدود وسائل کے باوجود اُس زمانہ میں خطبات خود لکھ کر اپنے اخباروں میں شائع کر کے جماعت کے لئے محفوظ کر دیئے۔ ۱۹۱۳ء کے خطبات حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود نے اپنے جاری فرمودہ اخبار الفضل میں شائع فرمائے اور سردار عبدالحمید ریلوے آڈیٹر لاہور نے انہیں پہلی بار کتابی شکل میں شائع کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

میں سید مبشر احمد صاحب ایاز پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا ممنون ہوں جنہوں نے اس مجموعہ کا مفصل انڈیکس تیار کیا اور نظارت اشاعت کے ان تمام کارکنان کا جنہوں نے پروف ریڈنگ اور طباعت تک کے مراحل میں میری معاونت کی۔

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض حال بارِاوّل

مدت سے میری آرزو تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے وہ تمام خطبات جو حضور نے جمعہ اور عیدین کے موقع پر فرمائے اور اخبار بدر و الحکم میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔ ایک جگہ کر کے بصورت کتاب شائع کر دیئے جاویں تاکہ ان حقائق اور معارف سے جو ان میں بھرے ہیں ہر شخص بآسانی فائدہ اٹھا سکے۔

علاوہ ازیں جب سے میری تبدیلی پٹیالہ سے لاہور ہوئی مجھے بفضل خدا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہونے کا زیادہ موقع مل گیا جب کبھی قادیان جانے کا ارادہ کرتا تو یہ خیال آتا کہ حضرت صاحب کے لئے ایسی کیا چیز بطور نذرانہ لے جائی جاوے جو حضور کی خوشی کا باعث ہو۔ خورد و نوش تو حضور کی اصل خوشی کا موجب نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر حضور کو یہ چیزیں مرغوب ہوتیں تو اپنا گھربار چھوڑ کر ایک گاؤں میں کیوں سکونت اختیار فرماتے' اس لئے میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان خطبات کو ہی بہتر نذرانہ سمجھا۔ اس تحریک کے ساتھ میں نے خطبات کو جمع کرنا اور ترتیب دینا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ میں جب حاضر خدمت ہوا تو میں نے مسودہ جو بدر اور الحکم میں سے کاٹ کر علیحدہ کر لیا ہوا تھا۔ حضور کے پیش کیا۔ حضور دیکھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ

" میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی ان کو جمع کرے گا بڑی

محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے خدا آپ سے محبت کرے۔''

حضرت صاحب کے اس اظہار مسرت کو دیکھ کر میری خوشی کی تو کوئی انتہا نہ رہی۔ خدا کا شکر ہے کہ میری محنت قبول ہوئی۔ حضور نے اس پہلے حصہ کا پروف ملاحظہ فرمالیا ہے اور حضور ہی نے اس کا نام ''خطبات نور'' تجویز فرمایا ہے۔

یکم جولائی ۱۹۱۲ء

خاکسار عبدالحمید

مزنگ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرض حال بارِ دوم

شکر ایزدی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و رحم ہے کہ اس نے ۱۹۱۳ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں حضور کی منظوری سے خطباتِ نور دو جلدوں میں شائع کرنے کی توفیق عطا کی۔ جو بہت مقبول ہوئے مگر اب نایاب ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خطبات جمعہ، عیدین اور نکاح کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ کیا اور مسودہ جو میں نے اخبار الحکم و بدر قادیان سے مرتب کیا تھا، حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور نے دیکھ کر خوشنودی کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:-

”میرے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی ان کو جمع کرے گا۔ بڑی محنت کی ہے۔ جیسی آپ نے ان سے محبت کی ہے، خدا آپ سے محبت کرے۔“

خطبات شائع کرنے کے لئے حضور کی اجازت ضروری تھی۔ میری درخواست پر حضور نے فرمایا:-

بابو عبد الحمید صاحب نے میری اجازت سے اور مجھے مسودات دکھانے کے بعد میرے خطبات کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص کے واسطے انہیں جزائے خیر دے اور ان کے کام کو بابرکت کرے۔“

نورالدین ۲۰ جون ۱۹۱۲ء